لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دبدبۂ سکندری

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر [illegible]

آغاز اشاعت [illegible]

بفیض روحانی تاج الاصفیا رئیس الفقرا حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

دال باین وقایع است مصرع گفتہ زکی سرخی شاہ بانوی دبدبۂ سکندری	گشت زطبع ہر خبر عکس ولفش زیادہ تر شہرہ شہر دور گرد زطب جلال قیصری	علم رئیس رامپور سکہ بہر و ماہ زد ترک سپہر بر درش بستہ کمر بچاکری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون ومکان وبطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دو شنبہ کو ۵ سال سے ریاست رامپور و ممالک محروسہ میں اشاعت پذیر ہوتا ہے [illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

۵ [illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

پورا صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چہارم کالم	مدت اشتہار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک ہفتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک سال

[illegible] فضل حسن خان صابری [illegible]

شعر و سخن

مخمس بر غزل نعتیہ در منقبت حضرت امیر المومنین امام المتقین اشجع الاشجعین سیدنا ابو تراب مولا مشکل کشا علی شیر خدا المنعوت بولایت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

از نتائج طبع نعیم حضرت ابو سلیم جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد علیم صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

عطیۂ خاص برائے اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور از حضرت جناب فضیلت انتساب مولانا مولوی حافظ سید منظور احمد صاحب قبلہ حنفی قادری تحصیلدار تحصیل بلاسپور علاقہ ریاست رامپور دامت برکاتہم العالیہ

بمستی چشم میگون گر دے اتنے ز ساغر گل شد
صدائے خندہ اش بر غارت دل آواز قلقل شد
نظارہ پرتو مویش بروئے خاک و سنبل شد
بہار عکس رویش در چمن جوش ز رو گل شد
فغان از سینہ او بر خاست شکل لب بلبل شد

ہمیدانم برون از پردۂ تخلیق چون آمد
بطرز بہترین و با بہا از زبون آمد
مگر این قدر دانم کہ یادش چون فزون آمد
ز آتش گاہ سوز سینہ ام دود بے برون آمد
بامداد صبا گرد رخش پیچیدہ و کاکل شد

بیمار ان وفا چون دید نقش سم توسن را
چنان شد نقل در آتش بہ مہر او علیم آسا
کہ آخر برکشان داغ غلامی بر سر سیما
بتعظیم سوار لافتیٰ بارہ فلک بیما
ز ہیبت بر در شاہ نشت حشم نعل دُلدل شد

مرثیہ شہادت حضرت سیدنا علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معصوم بے زبان جو تیر لگا آکے ایکبار	سوئے جنان رواں ہوئی اصغری کی جان
وہ تھا چلے تو بولے حسین جگر فگار	اے خاک تیرہ غربت مہمان کو دوا

اے نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

پانی کی تاب تک نہیں تھا بے زبان آہ	پیاسا ساربہ شہادت کا ہو گیا
شبنم کا قطرہ تھا بھی جو پیاسا تھا	اے خاک تیرہ غربت مہمان نگاہ دار

این نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

چھوٹی سی جان پہ نہ کی قطرہ نہ پیا دار	بیچاسا تھی سوئے قبر ہے معصوم گنہ گار
رو کر کہا یہ بولے یہ آگو بیتقرار	اے خاک تیرہ غربت مہمان نگاہ دار

این نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

رباعیات دعائیہ

در مدح عظیم المناقب فخیم المراتب اعلیٰحضرت بندگان عالی حضور پر نور تاجدار رامپور خلد اللہ ملکہ۔

از مخلص خاص اڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری یعنی جناب ماسٹر محمد عبداللہ صاحب محسن محافظ دفتر محکمہ ڈپٹی کمشنری جھنگ صوبہ پنجاب دامت معالیہم۔

دین اسلام رسول ہاشمی تا زندہ باد
در نصیب پیروانش دولت پائندہ باد
نیر اقبال سرکار معلیٰ رامپور
بر سپہر کامرانی تا ابد تابندہ باد

دیگر

دلربائے انس و جان تا نغمۂ دلکش بود
مونسش حامد علی خان حجت عاشق بود
حافظ جانش بماند رحمۃ للعالمین
نور بخش دیدہ و دل شمع فیضانش بود

آمین ثم آمین

ضرورت

[illegible] جناب [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۳۵۸ [illegible]

۴۸۶

حق حق حق　　ھو الخبیر

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۲۶ رمضان مبارک ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء

دینی باتیں

حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ بندہ ہمیشہ میرا قرب نوافل کے ذریعہ حاصل کر سکتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور فرمایا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں ان کو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر آرام و راحت نازل ہوتی ہے اور خدا ان کا ان میں ذکر کرتا ہے جو اسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ اور ارواح پیغمبران۔

عزیزو۔ اس حدیث شریف سے ذکر الٰہی کی فضیلت کا اثبات ہوتا ہے اللہ کا ذکر جو لوگ کرتے ہیں وہ خوش نصیب لوگ ہیں اور جو نہیں کرتے انھیں اپنی غفلت پر افسوس کرنا چاہئے اور اللہ کے ذکر کے لئے تیار ہو جانا چاہئے اگر وہ بھی یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لے اور فرشتے ان کو گھیر لیں اور تسکین و تسلی ان پر چھا جائے اور خدائے قدوس ان کا ذکر فرشتوں اور ارواح مقدسہ سے کرے۔

اور سنئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس گھر میں خدا کا ذکر ہوتا ہو اور جس میں نہیں ہوتا ان دونوں گھروں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر ہوتا اور اسکی یاد کی جاتی ہے مثل زندہ کے ہے جس میں ہر قسم کی برکت و رونق ہے اور جس میں خدا کا ذکر نہیں ہوتا وہ ایسا گھر ہے جو مُردہ ہے اور جس میں رونق اور برکت نام کو نہیں ہوتی اور وحشت و سنسانی چھائی رہتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ذکر الٰہی سے قلوب اور ارواح میں زندگی پیدا ہوتی ہے اور صرف وہی دل اور وہی روحیں زندہ کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں جو ذکر الٰہی سے معمور ہوتی ہیں اور جو زبانیں ذکر الٰہی سے محروم ہیں فی الواقع ان کے پیچھے جو دل ہیں وہ مردہ ہیں ان کے اندر زندگی اور حیات کے کوئی آثار نہیں کیونکہ حقیقی زندگی تو ذکر الٰہی ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے دلوں کی بستی اجاڑ ہو جائے اور بالکل کھنڈر کی طرح غیر آباد بن جائے جس میں زندگی کی کوئی علامت اور حیات کی کوئی نشانی نہیں نظر آتی۔ یقیناً ہم میں سے کسی کی یہ خواہش نہ ہوگی کہ ہمارے دل مردہ اور ہماری روحیں میت کی طرح بے حس ہو جائیں لیکن یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جسم کی زندگی کے لئے تو ہم ہر وقت فکرمند رہتے ہیں اور اسکو زندہ رکھنے کے لئے دوا اور غذا سب ہی کچھ استعمال کرتے ہیں مگر دل اور روح کی زندگی کے لئے جس غذا کی ضرورت ہے وہ استعمال نہیں کرتے یقین کرو کہ قلوب و ارواح کی زندگی کے لئے ذکر الٰہی ہی غذا کا کام دیتا ہے۔ اور ملاحظہ ہو۔ سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم سے جس قدر ہو سکے اسی قدر کرو اسلئے کہ خدا ثواب دینے سے اداس نہیں ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے اداس نہ ہو۔

اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نماز اسوقت تک پڑھنا چاہئے جبتک خوش دلی اور جمعیت رہے۔ جب کاہلی و سستی آ جائے تو بیٹھ جائے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی دریافت فرمایا کیا ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو رسی کو تھام لیتی ہیں۔ اسوقت حضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ان دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ عبادت میں اعتدال اور میانہ روی بہتر ہے اسقدر زیادتی نہیں کرنی چاہئے کہ سستی اور کاہلی چھا جائے اور جی اداس ہو جائے۔ جو عبادت خوش دلی سے کی جائے گی بس وہی باعتبار ثواب کے بہتر ہوگی۔ بعض لوگ عبادت میں اسقدر زیادتی کر دیتے ہیں کہ طبیعت کسمند ہو جاتی ہے اور عبادت سے بھاگنے لگتی ہے اور جی نہیں لگتا۔ ان لوگوں کے متعلق اس حدیث میں بتلا دیا گیا ہے کہ معتدل درجہ کی عبادت میں مشغول باعتبار ثواب کے اس عبادت سے بہتر ہے جس میں جی نہ لگے اور طبیعت اکتا جائے اور اداسی چھا جائے۔ اتنی زیادہ عبادت کرنا کہ طبیعت اداس ہو جائے اور سستی اور کاہلی گھیر لے اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ بالکل ترک نہ ہو جائے۔ بخلاف اس کے کہ اعتدال کے ساتھ عبادت کرنا مداومت کا باعث ہوتا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ تر وہ اعمال حسنہ ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں اگرچہ قلیل ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت پر مداومت و ہمیشگی خدا کو زیادہ پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ کبھی کبھی کثرت سے عبادت ہو جائے۔

دبدبۂ سکندری کا امدادی فنڈ

اگرچہ دبدبۂ سکندری کے امدادی فنڈ کی رفتار خلاف امید بہت دھیمی پڑ گئی ہے تاہم ہمدردان دبدبۂ سکندری یہ معلوم کرکے مسرور ہونگے کہ عالیجناب دیوان بہادر کنج بہاری لال صاحب بہادر تھاپر ادیبی سی۔ آئی۔ ای۔ آر۔ بی رئیس اعظم لاہور نے حال ہی میں دبدبۂ سکندری کے امدادی فنڈ پر توجہ مبذول فرماکر مبلغ پچیس روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔ گو کہنے کو یہ عطیہ ایک معمولی رقم ہے لیکن عالیجناب تھاپر صاحب موصوف نے اپنے خلوص اور علم دوستی سے یہ عطیہ دیا ہے اسلیئے ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے جسکا ہم کارپردازان دبدبۂ سکندری کی طرف سے شکریہ گزارش کرتے ہیں۔ اور جن حضرات نے باوجود ذی استطاعت یا صاحب ثروت ہونے کے اس فنڈ میں اپنا نامی نہیں لکھایا ہے انکی خدمت میں ہم اپنے دیرینہ حقوق خدمات جتاتے ہوئے متوجہ کرتے ہیں۔ اگر قطرہ قطرہ ہی جمع کیا جائے تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ دیکھنا ہے کہ اس آواز پر کیسی توجہ فرمائی جاتی ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ دبدبۂ سکندری اس بارہ میں بہت زیادہ مستحق امداد و توجہ ہے۔

ہمارا سفر مالیر کوٹلہ

ہم چند دنوں کے لیئے ریاست مالیر کوٹلہ جارہے ہیں۔ اسی اثنا میں جن حضرات کے تعمیل ارشادات و جوابات مکتوبات میں تعویق لاحق ہو اسکے لئے ہمیں معاف فرمایا جائے۔ ہم وقتاً انشاء اللہ تعالے سفر مالیر کوٹلہ کے دلچسپ حالات بھی عنقریب شائع کرینگے۔

وقائع سیاحت تاجدار افغانستان

۹ مارچ کو تاجدار افغانستان مع اپنی ملکہ کے پیرس پہنچے اور ۱۲ مارچ تک پیرس ہی میں غیر سرکاری حیثیت سے مقیم رہے۔

۱۳ مارچ کو ہر مجسٹیز نے ساحل انگلستان پر سرکاری خیر مقدم کے ساتھ نزول اجلال فرمایا۔ جب ہر مجسٹیز وکٹوریہ اسٹیشن لندن پر وارد ہوئے تو ملک معظم شہنشاہ برطانیہ نے شاہانہ طور پر خیر مقدم کیا اور ملکہ معظمہ حضور ملکہ افغانستان سے تعارف کرایا گیا۔

پھر شاہی گاڑیوں میں ہر مجسٹیز کو ملک معظم و ملکہ معظمہ قصر بکنگھم لیگئے اور وہیں ٹھہرائے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ لندن میں ایسا اجتماع عظیم جیسا اس موقع پر تھا آجتک دیکھنے میں نہیں آیا۔ زیادہ تر لندن پبلک کو شاہ و خانم افغانستان کے دیدار فرحت آثار دیکھنے کا خاص شوق تھا جنکے حسن کا شہرہ عام ہو رہا ہے اور انکے حسن و جمال کی عام طور سے تعریف کی گئی۔ اس خصوصیت پر افغانستان جتنا فخر کرے کم ہے۔

۱۴ مارچ کو شاہ و شاہ خانم کے اعزاز میں لندن کے قصر بکنگھم میں جلسۂ ضیافت منعقد ہوا۔

۱۵ مارچ کو شاہ و ملکہ خانم کی مہمانی شاہی حیثیت سے ختم ہو گئی اور شاہی خاندان قصر بکنگھم سے کلارج ہوٹل میں تشریف لے آئے اب صرف حکومت کے مہمان رہیں گے۔

۱۶ مارچ کو افغانی سفارت خانہ میں تاجدار افغانستان نے ملک معظم اور ملکہ معظمہ کو افغانی سفارت خانہ میں شاہی ضیافت دی۔

مسلم یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ

نئی دہلی سے ۱۶ مارچ کو پرائیویٹ سکریٹری ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال چانسلر مسلم یونیورسٹی کی ایک اطلاع اخبارات کو دیتے ہیں کہ بذریعہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ ہر ہائنس چانسلر صاحبہ مسلم یونیورسٹی نے مسلم یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ کو جو یونیورسٹی کے معاملات میں تفتیش کرنے کی غرض سے مقرر کیا گیا تھا۔ منظور فرمالیا ہے۔ ضرورت ہے کہ رپورٹ ان لوگوں کی نگاہ سے بھی گذرے جو از روئے قانون معاملات یونیورسٹی مذکور کے ذمہ دار ہیں تاکہ وہ بھی رپورٹ مذکور پر اپنی رائے ظاہر کرسکیں۔

وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی اس امر کی کوشش کررہے ہیں کہ بہت جلد یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد ہو تاکہ رپورٹ پیش کیجاسکے۔ رپورٹ حتی الامکان بہت جلد پبلک میں پیش کردیجائے گی۔ ساتھ ہی ساتھ چانسلر اور یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ کی رائیں بھی بطور ضمیمہ شامل کردیجائینگی۔ امید ہے کہ مئی ۱۹۲۸ء میں رپورٹ عام طور سے شائع کی جاسکے۔

شذرات

(اڈیٹر کیلئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

کانگرس کی قراردادوں کا انجام

(ایک نقاد کے قلم سے)

جن لوگوں کو بصارت کے ساتھ ہی بصیرت بھی ملی ہوئی ہے انہوں نے مستقل کانگرس منعقدہ مدراس کی قراردادوں کو دیکھتے ہی کہدیا تھا کہ ان کا انجام بخیر نہ ہوگا اور بہت جلد مسترد اور نامنظور کر دی جائینگی۔ حال میں جو واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں انکو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا ہرگز غلط نہیں کہ مندرجہ بالا احباب نے جو پیشگوئی کی تھی وہ حرف بحرف اور لفظ بلفظ درست ثابت ہو رہی ہے۔ ہماری رائے میں کانگرس کیلئے اس سے زیادہ اور کوئی شرمناک بات نہیں ہو سکتی کہ اسکی قراردادوں کو ردی کاغذ کی ٹوکری میں ڈالدیا جائے۔ مگر اس میں خود کانگرس کا قصور ہے کہ وہ عوام کی ذہنیت کا صحیح اندازہ کئے بغیر قراردادیں پاس کر دیتی ہیں۔ فی الحقیقت کانگرس کچھ مدت سے کانگرس قومی نمایندگی کا شرف [illegible] کھو بیٹھی ہے اور اسکا دائرہ صرف ان لوگوں تک محدود رہ گیا ہے۔ جو عوام کے نمایندے نہ ہونے کے باوجود بخیال خویش اپنے آپ کو عوام کا نمایندہ تصور کرتے ہیں۔ کانگرس نے اپنے اجلاس منعقدہ مدراس میں جو قراردادیں پاس کی ہیں ان میں سے قابل ذکر قراردادوں کا مفہوم سادہ اور مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا جائے۔ فرقہ وارانہ انتخاب کی جگہ مخلوط اور مشترکہ انتخاب کا اصول رائج کیا جائے۔ ہندوستان کے لیے ایک ایسا آئین مرتب کیا جائے جسپر تمام فرقے متفق ہو جائیں۔ صوبہ سرحد اور برٹش بلوچستان میں اصلاحات نافذ کی جائیں اور سندھ کو ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے۔

قبل اسکے کہ ہم ان قراردادوں کے زیر بحث پہلوؤں پر اظہار خیالات کریں ناظرین کی توجہ اس تضاد کی طرف منعطف کروانا چاہتے ہیں جو ان قراردادوں کے درمیان واقع ہے۔ اور جس پر کانگرس کے کسی لیڈر یا کارکن نے غور کرنے کی تکلیف نہیں کی۔ اگر یہ مان لیا جائے اور مان لینا چاہئے کہ کانگرس سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے ریزولیوشن کو فی الواقع طور پر عملہ عمل میں لا کر اس سے کوئی سروکار رکھنا نہیں چاہتی تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس کے دوسرے ریزولیوشن کسطرح جامہ عمل پہنا سکینگے کیونکہ ان سب کا تعلق آئین ملک سے ہے اور آئین ملک سے تعلق رکھنے والا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو کمیشن کے زیر غور آئے بغیر طے ہو جائے۔ مثال کے طور پر ہندوستان کے لئے آئین مرتب کرنے کے ریزولیوشن ہی کو لے لیجئے فرض کیجئے کہ کانگرس نے ہندوستان کیلئے ایک ایسا آئین مرتب کر لیا جس سے ہندوؤں مسلمانوں سکھوں پارسیوں عیسائیوں اور دیگر فرقوں کو پورا پورا اتفاق ہو (جو درحقیقت غیر ممکن ہے) تو اسکو نافذ کرانے کے لئے کیا تدبیر کی جائیگی یہ ایک عالم آشکار حقیقت ہے کہ ہندوستان کا سیاسی مستقبل برطانوی پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے جو ایک معینہ اور مقررہ حکمت عملی پر کاربند ہے اور جسکی حکمت عملی میں کسی غیر آئینی طریق سے تبدیلی کرانا ممکن نہیں۔ گویا کانگرس کو اپنے مرتبہ آئین کے نفاذ کے لئے پارلیمنٹ کی مدد لینی پڑے گی اور جب وہ پارلیمنٹ کی مدد لینے پر مجبور ہوگی تو اسے کمیشن کے ساتھ تعاون کرنا بھی پڑے گا۔ اب بتائیے کہ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کی قرارداد کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں کانگرس صرف ایک کام کر سکتی ہے اور وہ یہ کہ یا تو وہ کمیشن کا بائیکاٹ کر دے۔ (جو بظاہر دشوار نظر آتا ہے) یا کمیشن کے سامنے اپنی قراردادیں رکھے اور انکی منظوری یا نامنظوری کو تسلیم کرنے کے لئے تیار رہے۔

اب دوسرے پہلو کو لیجئے جو دراصل زیر بحث ہے۔ اس امر واقعہ سے کوئی دیدہ ور شخص انکار نہیں کر سکتا کہ کانگرس نے اپنے اجلاس منعقدہ مدراس میں جو قراردادیں منظور کی ہیں وہ عوام کی منظور کردہ نہیں بلکہ ان لوگوں کی منظور کردہ ہیں جو عوام کے جذبات واحساسات سے بے خبر ہونیکے ساتھ اپنے آپکو ان کا نمایندہ سمجھتے ہیں اور ان کے نام پر جو قراردادیں چاہتے ہیں پاس کر دیتے ہیں۔ اس امر کا ثبوت تلاش کرنیکے لئے ناظرین کو بہت زیادہ تردد کرنیکی ضرورت نہیں کانگرس کی قراردادوں کے خلاف ہندوستانی اخبارات اور جلسوں میں جو کچھ لکھا اور کہا گیا ہے وہ کافی سے زیادہ ہے۔ ہم نے جو کچھ [illegible] کیا ہے وہاں تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک کا کوئی فرقہ ان قراردادوں سے مطمئن نہیں ہے۔ اگر موجودہ [illegible]

کی ہندو دفعات اصلاحات کے خلاف ہیں تو مسلمانوں کو مشترکہ انتخاب منظور نہیں ۔ مسلمانوں کی نمایندہ جماعت نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر صوبہ سرحد کو اصلاحات دیئے اور سندھ کو الگ صوبہ بنا دیا جائے تو ہم مشترکہ انتخاب کا اصول تسلیم کرنے کو تیار ہیں ورنہ ہرگز نہیں ۔ پس یہ ایک واقعہ ہے اور اسکے بعد کانگریس کی قرار دادوں کا ناکام ہونے والا ہے ۔ کاش کانگریس کو اس امر کا احساس ہوتا کہ ملک کے حقیقی جذبات و احساسات کیا ہیں اور وہ بطور خود جو قرار داد پاس کر کے دنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو مضحکہ خیز بنا رہی

پروگرام نمائش دیورنیاں ۱۹۲۸ء

از جناب منشی خواجہ رضی الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر و سکریٹری نمائش دیورنیاں ضلع بریلی

تاریخ	روز	وقت	آغاز سلسلہ
۲۷- مارچ ۱۹۲۸ء	سہ شنبہ	وقت صبح	آغاز سلسلہ
۲۸- ”	چہارشنبہ	۱۰ بجے دن	افتتاح نمائش بدست جناب صاحب کلکٹر ضلع
”	”	”	مضمون سازی
”	”	”	تیاری راب و شکر سازی
”	”	۱۱ بجے دن	صنعت و حرفت کے کرشمے
”	”	۲ بجے دن	نمائش آلات کشاورزی
”	”	۲ بجے دن سے	دنگل بلا کٹ
۲۹- مارچ	پنجشنبہ	۸ بجے صبح	نمائش ہر زراعت
”	”	”	مضمون سازی
”	”	۱۰ تا ۱۲ بجے	تیاری راب و شکر و شکر
”	”	”	صنعت و حرفت کے کرشمے
”	”	”	نمائش آلات کشاورزی
”	”	۲ بجے سے ۴ بجے تک	دنگل بلا کٹ
”	”	۴ بجے سے ۶ بجے تک	ہاکی ٹورنامنٹ
”	”	۸ بجے شام	جلسہ کی آتشبازی
۳۰- مارچ	جمعہ	۸ بجے صبح	نمائش مویشیاں و تجویز انعامات
”	”	۲ بجے سے شام تک	مطابق پروگرام ۲۹ - مارچ
۳۱- مارچ	شنبہ	۸ بجے صبح	تجویز انعامات گھوڑ دوڑ و خوراک
”	”	۲ بجے سہ پہر	مطابق پروگرام ۲۹ - مارچ
”	”	۹ بجے شب	مشاعرہ مصرع طرح مجھے افسوس ہے ان سوچتی ہیں ہم ہزار
یکم اپریل	یکشنبہ	۸ بجے صبح	مشتوں اور ہاتھیوں کی دوڑ
”	”	”	مطابق پروگرام ۲۹ - مارچ
”	”	۹ بجے شب	مشاعرہ
۲- اپریل	دوشنبہ	۸ بجے صبح	سکول ٹورنامنٹ
”	”	۱۰ بجے سے ۴ بجے تک	مطابق پروگرام ۲۹ - مارچ
”	”	۶ بجے شام	جلسہ کی آتشبازی
۳- اپریل	سہ شنبہ	۸ بجے صبح	پولیس ٹورنامنٹ اور بائیسکل کی دوڑ
”	”	۱۰ بجے سے ۴ بجے تک	مطابق پروگرام ۲۹ - مارچ
”	”	۲ بجے سے	آخری دنگل
”	”	۴ بجے سے	ہاکی (فائنل)
”	”	۶ بجے شام	جلسہ کی آتشبازی
۴- اپریل	چہارشنبہ	۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دن تک	تقسیم انعامات، آتشبازی

ولیعہد ریاست

ریاست کپورتھلہ

کپورتھلہ ۱۲ - مارچ - آج بوقت ساڑھے دس بجے شب عزت مآب سر مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے کپورتھلہ ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ اسپیشل ریل گاڑی بغرض سیر یورپ دار الصدر کپورتھلہ سے روانگی فرمائی جبکہ سردار صاحبان و اہلکاران درجہ اول الوداع کہنے کو ریلوے اسٹیشن پر حاضر آئے ۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل اثنائے راہ میں سرکار والا ریاست الور تشریف لیجائینگے ۔ وہاں سے جھانسی جائینگے ۔ وہاں سے بمبئی ۔ یہاں سے بذریعہ جہاز یورپ کا عزم فرمائینگے ۔ امسال سرکار دام اقبالہم کے ہمراہ سردار محبت رائے صاحب منیجر خاص ، سردار اجودھیا داس صاحب منیجر انتظام و سردار جرمنی داس صاحب منیجر تشریفات کے علاوہ چند دیگر ملازمان یورپ جا رہے ہیں

بسفر رفتنت مبارک بیاد

بسلامت روی و باز آئی

آمین ثم آمین

دار الریاستہ مصطفےٰ آباد عرف رامپور

تقریب شہادت حضرت امیر المومنین امام المتقین ابن عم النجیبین ابو تراب سید نا مولانا مشکلکشا علی شیر خدا شہنشاہ ولایت خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹ سے ۲۱ رمضان مبارک تک امام باڑہ متعلقہ قلعہ معلی مین مجالس عزا منعقد ہوئین۔ اعلیحضرت حضور پُر نور دام اقبالہم و ملکہم اور شہزادگان ریاست اور حکام حکومت و معززین شہر کا اجتماع ایک پُر شوکت منظر پیش کرتا تھا۔ اختتام پر ہر سہ روز شیرینی و دیگر تبرکات افراط کیساتھ تقسیم ہوتا رہا۔ ۲۱ سے ۲۳ روز تمام محکمجات و دفاتر مین عام تعطیل رہی۔

جمعۃ الوداع ۲۲ رمضان مبارک مطابق ۱۰۔ ۱۱ مارچ ۱۹۲۶ء کو جامع مسجد مین پڑھا گیا کیونکہ آیندہ جمعہ مین احتمال ہے شاید جمعہ کو عید الفطر ہو جائے۔

موسم سردی پورا ابنو گھٹ رہی ہے۔

مسلمانون کو خوشخبری

نصف ہدیہ مین صحیفۂ پاک صرف یکم رمضان المبارک

تا عشرۂ محرم الحرام

قرآن شریف خوبیون کا پارہ جھری پندرہ سطری نام پارہ بخط گلزار المجلّہ پار جہ سنہری اور ہر پارہ علیحدہ علیحدہ اور ہر منزل جدا جدا ہے اور ہر پارہ کی لوح منقش از سر تا پا خوبیون سے مزین ہے جسکو نہایت صحت سے اپنی نگرانی مین چھپوا کر حفاظ و علماء کرام سے صحت کرائی گئی ہے تختی موزون کاغذ نہایت نفیس سفید و خوشخط ہے بچون و بڑون کیلئے نایاب تحفہ ہے اعراب تفنا لازم اور ضروری حکایات تلاوت عام فہم واضح طور پر درج کئے گئے ہین جس کی اصل قیمت ۱۲ ہے ہے۔ مگر ہمنے صرف یکم رمضان المبارک سے تا عشرۂ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ تک کیلئے ۶ مقرر رکھا ہے بعد اختتام میعاد البتہ نادر و نایاب تحفہ ہے مین ہرگز ہرگز دستیاب نہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر خادم القوم

منیجر کارخانہ عزیزی پریس بکٹ پو گورنمنٹ ہوپال چھاؤنی

خلاصہ خبرین

متھرا مین فساد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متھرا نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے کہ ۱ مارچ کو موضع اول کے ہندوون اور مسلمان قصابون مین سخت فساد ہو گیا۔ یہ موضع ضلع متھرا مین ہے اور ریاست بھرتپور اور ضلع کی جنوبی سرحد پر واقع ہے۔ جہان تک معلوم ہو سکا ہے۔ ایک عورت کی وجہ سے شروع ہوا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے روبرو ہندوون نے ایک درخواست گزرانی کہ فلان قصاب ہماری ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا ہے وہ ہمین واپس دلا دیجائے لیکن عورت نے وہان جانے سے انکار کیا اور مسلمان کے ساتھ رہنے پر اصرار کیا۔ لہذا درخواست نامنظور کر دی گئی یہ ہندوون کو ناگوار ہوا اسکے بعد ہندوون اور مسلمانون مین باہمی گفت و شنید ہونے لگی لیکن ۲ مارچ کو یہ ختم ہو گئی۔ اور کوئی نتیجہ برآمد ہوا۔ ۷ مارچ کی دوپہر کو اول کے ہندو اور ریاست بھرتپور کے ہندوون نے مجتمع ہو کر اول کے ان قصابون پر حملہ کر دیا تین گھنٹہ تک خونریز جنگ ہوتی رہی مسلمان تعداد مین بہت کم تھے اس فساد مین ۹ مسلمان زخمی ہوئے۔ ایک نوجوان مسلمان شہید ہوا قصابون کا مکان لوٹ لیا گیا۔ چونکہ اس گانو سے دور ہے راستہ بھی خراب ہے لہذا شام تک اس واقعہ کی اطلاع نہ ہو سکی سپرنٹنڈنٹ پولیس اسی دن موقع پر پہنچ گئے جنٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دوسرے دن وہان پہونچے معاملہ کی تحقیقات ہو رہی ہے ایک انسپکٹر حلقہ پولیس تعینات کر دیئے گئے ہین۔

ہز اکسلنسی گورنر بہادر صوبجات متحدہ ۲۲ مارچ کو لکھنو سے دہلی تشریف لیجائینگے۔ اور ۲۴ مارچ کو واپس ہو کر لکھنو میں ... [illegible]

وفات ۱۰ مارچ کو ایک بجے ... [illegible] ... فضل احسان ... عباسی نے گورکھپور مین ... [illegible] ... انتقال کیا۔ آپکا مولد قصبہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ تھا ... گورکھپور کے محلہ ... مین ہوا۔

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری اڈیٹر و منیجر دبدبۂ سکندری اور منشی محمد احسن خانصاحب بری و منشی صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا